الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

” اہل بیت رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اور سیدوں کے 12 واقعات “

حکایت (01): ”قبر والوں سے گفتگو“

ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ہم حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ساتھ قبرستان سے گزرے، آپ نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُورِ وَرَحْمَةُ اللهِ لِعِنِّ اے قبر والو! تم پر سلامتی اور اللہ پاک کی رحمت ہو۔ پھر فرمایا: اے قبر والو! تم اپنے بارے میں بتاؤ گے یا ہم بتائیں؟ وہ بزرگ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ ہم نے قبر سے ”وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ“ کی آواز سنی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے امیر الْمُؤْمِنِينَ! آپ ہی بتائیں کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہوا؟ حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا: سُن لو! تمہارے مال تقسیم (distributed) ہو گئے، تمہاری بیویوں نے دوسری شادیاں کر لیں، تمہاری اولاد یتیموں میں ہے، جس مکان کو تم نے بہت مضبوط (durable) بنایا تھا، اب اُس میں تمہارے دشمن رہتے ہیں۔ اب تم اپنا حال سناؤ۔ یہ سن کر ایک قبر سے آواز آنے لگی: اے امیر الْمُؤْمِنِينَ! ہمارے کفن پھٹ گئے، ہمارے بال گر گئے، ہماری کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں ہماری آنکھیں باہر آ گئیں اور ہمارے جسم سے پھپ (pus) نکل رہی ہے اور ہم نے جو کچھ آگے بھیجا (یعنی جیسے عمل کئے) اُسی کو پایا، جو کچھ پیچھے چھوڑا اُس میں نقصان ہوا۔

(شَرْحُ الشُّدُورِ ص ۲۰۹، ابن عساکر ۲/۳۹۵)

اس سچی حکایت سے پتا چلا کہ جب بھی قبرستان جائیں تو وہاں دفن کیے گئے مسلمانوں کو سلام کریں، وہ ہمارا سلام سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔ ان کا جواب اللہ پاک کے نیک بندے بھی سن لیتے ہیں اور ان سے بات بھی کر لیتے ہیں۔ یہ بھی پتا چلا کہ جو بندہ نیک کام کر کے فوت ہوتا ہے، اُسے اُس کا فائدہ قبر میں بھی ملتا ہے۔ دنیا اچھی کرنے کے لیے جو مال جمع کیا ہو گا، قبر اور قیامت میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

تعارف (Introduction):

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، جنتی صحابی، اہل بیتِ مُصطفیٰ، قادریوں کے پیشوا، امیرُ المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مکہ شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنتِ اسد رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے آپ کا نام ”حیدر“ رکھا، والد نے آپ کا نام ”علی“ رکھا۔ خاتَمُ النَّبِيِّينَ، إِمَامُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ تِلْعَامِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے آپ کو ”أَسَدُ اللهِ“ کا لقب (title) دیا، اس کے علاوہ ”شیر خدا“ اور ”مولیٰ مشکل کشا“ بھی آپ کے مشہور لقب ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کئی مدنی آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے چچا زاد بھائی ہیں۔

(مرآة المناجیح ج ۸ ص ۳۱۲ وغیرہ لخصاً)

اہل بیت نبی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی شان:

آپ کی کُنْیَت (kunya) ابوالحسن اور ابو تراب ہے، تیرہ (13) رجب المرجب جمعہ کے دن مکہ شریف میں پیدا ہوئے، دس (10) سال کی عمر میں ہی مسلمان ہو گئے تھے، پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس رہے، حضور صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے آپ کا نکاح ہوا اور حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی جو اولاد حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے ہوئی، انہیں سید کہا جاتا ہے۔

اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، حضرت حسن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حضرت حسین رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اور حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو بلایا اور فرمایا: یہ میرے اہل بیت ہیں۔ حضرت ام سلمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں بھی اہل بیت سے ہوں؟ رسول کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیوں نہیں! إِنَّ شَاءَ اللهُ۔ (شرح السنہ للبعثی، ج ۷، ص ۲۰۳، حدیث: ۳۸۰۵)

”تسبیح فاطمہ“

حکایت (02):

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا خود روٹیاں پکاتیں، گھر میں جھاڑ دیتیں۔ چکی (grinder) میں دانے ڈال کر، پیس (grind) کر آٹا بناتی تھیں جس سے آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

کے ہاتھوں میں چھالے (دانے-blisters) پڑ گئے تھے۔ ایک مرتبہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور کام کاج میں مدد کے لئے خادم (نوکر) مانگا۔ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہیں ہمارے پاس سے خادم تو نہیں ملے گا، لیکن کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہے؟ تم جب بستر پر جاؤ تو تینتیس (33) بار سُبْحَانَ اللهِ، تینتیس (33) بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس (34) بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ لیا کرو۔

(مسلم، ص ۱۰۴۸، حدیث: ۲۷۲۸، شان خاتون جنت، ص ۳۳)

اس حدیث پاک سے ہمیں یہ درس (lesson) ملا کہ ہمیں ہر نماز کے بعد اور رات سونے سے پہلے ”تینتیس (33) بار سُبْحَانَ اللهِ، تینتیس (33) بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس (34) بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ پڑھنے کی عادت بنانی ہے، ان شاء اللہ! اس سے فائدہ حاصل ہو گا۔ ان سب کلمات (words) کو تسبیح فاطمہ کہتے ہیں۔ اس سچی حکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ ہمیں اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرنے چاہیے۔

تعارف (Introduction):

جنتی صحابیہ، بنتِ مصطفیٰ، خاتونانِ جنت کی سیدہ، فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا نام ”فاطمہ“ ہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا خاتم النبیین، امام المرسلین، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی شہزادی ہیں۔ آپ کی والدہ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ہیں۔ ”زہرا“ اور ”بیتول“ آپ کے لقب (title) ہیں۔ پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے تقریباً پانچ (5) یا چھ (6) ماہ بعد تین (3) رمضان المبارک، گیارہ (11) سن ہجری میں آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا انتقال ہوا۔ حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے نماز جنازہ پڑھائی (کنز العمال، کتاب الموت، باب فی اشیاء قبل الدفن، ج ۸، ص ۳۰۳، الحدیث: ۴۲۸۵۶) اور آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنت البقیع (جو کہ مدینہ پاک میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن کیا گیا۔

اہل بیت نبی رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی شان:

فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (میری بیٹی) کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا کیونکہ اللہ پاک نے اس کو

اور اس سے محبت کرنے والوں کو دوزخ سے آزاد کیا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، ج ۱۲، ص ۵۰، الحدیث: ۳۲۲۲) اس لئے آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا نام ”فاطمہ“ ہوا کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا دُنْيَا میں رہتے ہوئے بھی دُنْيَا (کی چیزوں) سے الگ تھیں۔ (مرآة المناجیح، ج ۸، ص ۴۵۲، نعیمی کتب خانہ گجرات)

حکایت (03): ”ضرورت پوری کر دی“

حضرت امام حسن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے پاس ایک ضرورت مند (needy man) نے درخواست (application) پیش کی۔ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے بغیر پڑھے فرمایا: تمہاری ضرورت پوری کی جائے گی۔ کسی نے عرض کی: اے نواسہ رسول (Holy Prophet's grandson)! آپ نے اس کی درخواست (application) پڑھے بغیر ہی کام کرنے کا فرما دیا۔ تو فرمایا: جب تک میں اس کی درخواست پڑھتا وہ میرے سامنے شرمندہ (embarras) کھڑا رہتا پھر اگر اللہ پاک مجھ سے پوچھتا کہ تو نے ایک بات کرنے والے کو اتنی دیر کھڑا رکھ کر کیوں ذلیل (disgraced) کیا؟ تو میں کیا جواب دیتا؟ (احیاء العلوم، ۳/۳۰۴)

اس سچے واقعے سے ہمیں یہ درس (lesson) ملتا ہے کہ ہمیں حضرت امام حسن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی مبارک عادت کو اپناتے ہوئے مسلمان کی عزت (respect) کرنی چاہیے۔

تعارف (Introduction):

جنتی صحابی، اہل بیتِ مصطفیٰ، ابنِ علی المرتضیٰ، امام حسن مجتبیٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پندرہ (15) رمضان المبارک 3 سن ہجری کی رات مدینہ پاک میں پیدا ہوئے۔ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا نام خاتم النبیین، إمام المرسلین، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ”حسن“ رکھا۔ (سوانح کربلا، ص ۹۲) آپ کے والد امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اور والدہ حضرت بی بی فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ہیں۔ آپ کی کنیت (kunya) ”ابو محمد“ ہے۔ آپ کو ”رَبِّحَاتَةُ الرَّسُولِ“ (یعنی رسول پاک کے پھول) بھی کہتے ہیں۔

(امام حسن کی ۳۰ حکایات، ص ۳) امام حسن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے پانچ (5) ربیع الاول، پچاس (50)ھ میں سینتالیس (47) سال کی عمر (age) میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ (صفحة الصفوة، ۱/۳۸۶، تقریب الہدیب لابن حجر عسقلانی ص ۲۳۰)

اہل بیت نبی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی شان:

حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ (امام) حسن (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) سے زیادہ رسول کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے ملتا جلتا کوئی بھی شخص نہ تھا۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۴۷ حدیث ۳۷۵۲)

حکایت (04): ”کنویں کا پانی بڑھ گیا“

حضرت امام حسین رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جب مدینہ پاک سے مکہ پاک کی طرف گئے تو راستے میں کسی نے ان سے عرض کی: میرے کنویں (well) میں پانی بہت ہی کم ہے، برائے مہربانی (please)! برکت (blessings) کی دعا کر دیجئے۔ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اُس کنویں کا پانی منگوایا۔ جب پانی کا ڈول (کنویں سے پانی نکالنے کا برتن - bucket) لایا گیا تو آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے منہ لگا کر اس میں سے پانی پیا اور کُلی (rinsing) کی پھر ڈول کو واپس کنویں میں ڈال دیا تو کنویں کا پانی کافی زیادہ ہو گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ (tasty) بھی ہو گیا۔ (طبقات کبری، ۵/۱۱۰)

اس سچی حکایت سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نواسے (Grandson) اپنے نانا جان (Grandfather) کی امت پر بہت مہربان تھے، ان کے مسائل حل کر دیتے تھے ہمیں بھی دوسروں کی نیک کاموں میں مدد کرنی چاہیے۔

تعارف (Introduction):

جنتی صحابی، اہل بیتِ مُصْطَفَى، شیخ سلسلہ قادریہ، امام حسین ابن مَرْتَضَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی پیدائش پانچ (5) شعبان، چار (4) سن ہجری کو ہوئی۔ خاتم النبیین، اِمَامُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ”حسین“ نام رکھا اور آپ کو بھی جنتی جوانوں کا سردار اور اپنا بیٹا فرمایا۔ آپ کی کُنْیَا (kunya) (kunya)

أبو عبد الله ہے۔ آپ کو ”رَبِّحَانَةُ الرَّسُولِ“ (یعنی رسول پاک کے پھول) بھی کہتے ہیں۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والسين، ۲/۲۵، ۲۶، ۲۷) آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے دس (10) محرم الحرام سن 61 سن ہجری جمعہ کے دن شہادت پائی، اس وقت آپ کی عمر چھپن (56) سال، پانچ (5) ماہ اور پانچ (5) دن تھی۔ (طبقات ابن سعد، ۶/۴۴۱، البدایۃ والنہایۃ، ۸/۱۹۷)

اہل بیت نبی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی شان:

یزیدی فوج امام حسین رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو شہید کرنے کے بعد، آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے برکت والے سر کو لے کر آئے تو اُس وقت آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ہونٹ ہل رہے تھے اور زبان شریف سے قرآن پاک کی اس آیت کی آواز آرہی تھی، ترجمہ (Translation): اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔ (پارہ ۱۳، سورۃ البرہانیم، آیت ۴۲) (ترجمہ کنز الایمان) (کرامات صحابہ ص ۲۴۶) یعنی شہید ہونے کے بعد بھی آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے۔

حکایت (05): ”چھپ کر لوگوں کی مدد“

امام زین العابدین حضرت علی بن حسین رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جو کہ سید صاحب اور سلسلہ قادریہ کے ایک بزرگ ہیں، آپ چھپ کر لوگوں کی مدد فرماتے۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو پتا چلا کہ آپ مدینہ شریف میں 100 گھروں کی مدد کیا کرتے تھے اور رات کے اندھیرے میں ضرورت کا سامان غریبوں کے گھر پہنچا دیا کرتے تھے۔ (حلیہ الاولیاء، ۳/۱۶۰، رقم: ۳۵۳۵)

اس سچے واقعے سے یہ سیکھنے کو ملا کہ ہمارا ہر کام اللہ پاک کی رضا اور خوشی کے لیے ہونا چاہیے۔ کوئی بھی عمل لوگوں کی واہ واہ کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔

تعارف (Introduction):

آپ کا نام علی بن حسین بن علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ہے (یعنی آپ امام حسین رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے بیٹے اور حضرت علی

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے پوتے ہیں اور آپ کا نام بھی علی)، آپ کی ولادت 38 سن ہجری مدینہ پاک میں ہوئی، آپ کی کنیت (kunya) ابو محمد، ابو الحسن اور ابو بکر ہے، آپ کا ایک لقب (title) سجاد (بہت سجدے کرنے والا) ہے اور آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بہت زیادہ عبادت کرتے تھے کہ آپ کا ایک لقب ”زین العابدین“ یعنی عبادت گزاروں کی خوبصورتی کا سبب ہو گیا اور آپ کا یہ لقب نام سے بھی زیادہ مشہور ہوا۔ آپ سلسلہ قادریہ کے بزرگ اور آل رسول یعنی سید بھی ہیں۔ آپ کا وصال 94 سن ہجری میں ہوا۔ آپ کو دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنت البقیع (جو کہ مدینہ پاک میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن کیا گیا۔ (سیر اعلام النبلاء، ۴/۳۸۶-۲۰۰ ملخصاً)

آل رسول کی شان:

کسی نے حضرت سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے پوچھا: کیا آپ نے اُس آدمی سے زیادہ نیک شخص دیکھا ہے؟ آپ نے پوچھا: کیا تم نے آل رسول (امام زین العابدین) حضرت سید علی بن حسین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا کو دیکھا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: میں نے ان سے بڑا نیک اور پرہیزگار نہیں دیکھا۔ (حلیہ الاولیاء، ۳/۱۶۵، رقم: ۳۵۶۷)

حکایت (06): ”ظالم بادشاہ ڈر گیا“

ایک مرتبہ ظالم بادشاہ نے نیک پرہیزگار بزرگ امام محمد باقر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (جو کہ سید صاحب اور سلسلہ قادریہ کے ایک بزرگ ہیں) کو شہید کرنے کی نیت سے بلایا، جب آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بادشاہ کے قریب پہنچے تو بادشاہ ان سے معافی مانگنے لگا اور کافی سارے تحفے (gifts) دے کر عزت کے ساتھ واپس بھیج دیا، لوگوں نے بادشاہ سے پوچھا کہ آپ نے تو انہیں قتل کرنے کے لیے بلایا تھا مگر ہم نے تو کچھ اور ہی دیکھا، اس کی کیا وجہ ہے؟ بادشاہ نے کہا: جب امام محمد باقر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه میرے قریب آئے تو میں نے دیکھا ان کے سیدھی طرف

(the right side) اور اُلٹی طرف (the left side) دو شیر ہیں جو بہت غصے میں تھے اور مجھ سے کہہ رہے ہیں: اگر تم نے حضرت امام محمد باقر کے ساتھ کچھ کیا تو ہم تمہیں مار ڈالیں گے۔ (کشف المحجوب، ص ۸۰)

اس حکایت سے پتا چلا کہ اللہ پاک اپنے ولیوں کی مدد فرماتا ہے اور اللہ پاک کے نیک بندے کسی سے نہیں ڈرتے تھے جبھی تو امام باقر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کسی ڈر اور خوف کے بغیر بادشاہ کے پاس چلے گئے کیونکہ آپ کو اللہ کی رحمت پر یقین (believe) تھا۔

تعارُف (Introduction):

حضرت سید امام محمد باقر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ 56 سن ہجری کو پیدا ہوئے، آپ کی کُنیت (kunya) ابو جعفر، نام محمد اور لقب (title) باقر (بہت علم والا)، شاکر (شکر کرنے والا) ہے، آپ امام زین العابدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے بیٹے اور امام حسن مجتبیٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے نواسے (grandson)، آل رسول (سید صاحب) اور سلسلہ قادریہ کے بزرگ ہیں۔ 114 سن ہجری کو مدینہ پاک میں انتقال فرمایا۔ (سیر اعلام النبلاء، ۴/۳۰۱-۳۰۹ ملتقطاً) آپ بہت بڑے عالم اور سنتوں پر بہت عمل کیا کرتے تھے۔

آل رسول کی شان:

حضرت عبد اللہ بن عطاء رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں نے آل رسول سید محمد بن علی باقر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے علاوہ علماء میں سے ایسا کوئی نہیں دیکھا جس کے پاس علماء کا علم بھی کم پڑ جائے (یعنی علماء کو بھی اپنا علم کم لگتا مزید کہتے ہیں کہ) میں نے بڑے بڑے علماء کو ان کی خدمت میں اس طرح بیٹھے دیکھا، جیسا کہ طالب علم، اپنے استاد کے پاس ہوتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳/۲۱۷، رقم: ۳۷۵۷ ملخصاً)

حکایت (07): ”آل رسول (سید صاحب) نے نصیحت نہ کی“

ایک مرتبہ حضرت داؤد طائی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے سلسلہ قادریہ کے شیخ امام جعفر صادق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے عرض کی: آپ اہل بیت میں سے (یعنی سید صاحب) ہیں، اس لئے مجھے کوئی نصیحت (advice) فرمائیں۔ لیکن

وہ خاموش رہے۔ جب آپ نے دوبارہ عرض کی کہ اہل بیت ہونے کی وجہ سے اللہ پاک نے آپ کو فضیلت (excellence) دی ہے، تو نصیحت کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔ یہ سن کر امام جعفر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: مجھے تو خود یہ ڈر ہے کہ کہیں قیامت کے دن میرے نانا جان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میرا ہاتھ پکڑ کر یہ نہ پوچھ لیں کہ تو نے خود میری پیروی (obeying) کیوں نہیں کی؟ کیونکہ نجات (یعنی آخرت میں کامیاب ہونے) کا تعلق نسب (یعنی خاندان) سے نہیں بلکہ نیک اعمال پر ہے۔ یہ سن کر حضرت داؤد طائی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو رونا آگیا کہ وہ بزرگ جو پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خاندان سے ہیں، جب یہ اللہ پاک کا اتنا خوف رکھتے ہیں، تو مجھے کتنا زیادہ رکھنا چاہیے؟ (تذکرۃ الاولیاء عربی، ص ۴۲)

اس حکایت (سچے واقعے) سے ہمیں پہلی بات تو یہ پتا چلی کہ جب کسی بزرگ یا عالم دین سے ملاقات ہو تو ان سے علم کا سوال کیا جائے، دوسری بات یہ پتا چلی کہ بزرگوں سے نسبت اور تعلق (relationship) ہونے کے باوجود نیک کام کرنے چاہئیں بلکہ زیادہ کرنے چاہئیں۔

تعارُف (Introduction):

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ 17 ربیع الاول 83 سن ہجری پیر شریف کے دن مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کُنْیْت (kunya) ابو عبد اللہ اور ابو اسماعیل جبکہ لقب (title) صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ آپ حضرت امام محمد باقر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے بڑے بیٹے ہیں، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی والدہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی پوتی تھیں۔ آپ آل رسول (یعنی سید) اور سلسلہ قادریہ کے بزرگ ہیں۔ امام جعفر صادق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے 68 برس کی عمر میں 15 رَجَبُ الْمُرَجَّب 148 ہجری کو وفات پائی۔ آپ کا مزار، مدینہ شریف کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں والدِ محترم حضرت امام محمد باقر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے قریب ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، ۲/۲۶۹، شواہد النبوءہ، ص ۲۴۵) اہل بیت سے محبت کرنے والے پندرہ (15) رجب کو، ان کی نیاز میں، ایصالِ ثواب (یعنی انہیں ثواب پہنچانے) کے لیے کھیر پوری کھلاتے ہیں۔

آل رسول رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ كِي شَان:

ایک بزرگ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کہتے ہیں: میں جب بھی حضرت امام جعفر صادق رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کو دیکھتا ہوں تو جان لیتا ہوں کہ یہ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ (حلیہ الاولیاء، ۳/۲۲۵، رقم: ۳۷۸۲)

حکایت (08): ”وسیلے کی برکت“

حضرت حسن بن ابراہیم حنبلی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بہت بڑے بزرگ اور عالم تھے، آپ فرماتے ہیں: جب مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے، میں حضرت امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا (جو کہ سید صاحب اور سلسلہ قادریہ کے بزرگ ہیں) کے مزار پر حاضر ہو کر ان کے وسیلے (1) سے دعا مانگتا ہوں تو اللہ پاک میری دعا قبول فرماتا ہے اور میرا کام آسان فرما دیتا ہے۔ (تاریخ بغداد، ۱/۱۳۳)

اس سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ولیوں کے مزاروں پر حاضر ہو کر ان کے وسیلے سے دعا کرنا بہت اچھا کام ہے۔ یہ طریقہ ہمارے بزرگوں کا ہے اور اس میں دعا قبول ہونے کی زیادہ امید ہے، ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ کوئی عالم بھی ہو تو وہ بھی مزارات پر حاضر ہو کر فیض حاصل کرے۔

تعارُف (Introduction):

آل رسول (یعنی سید)، سلسلہ قادریہ کے بزرگ، حضرت سید موسیٰ کاظم رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ 128 سن ہجری کو پیدا ہوئے، نام موسیٰ، کُنیت (kunya) ابو الحسن اور القابات (titles) صابر، صالح اور مشہور لقب (title) کاظم ہے، آپ حضرت امام جعفر صادق کے بیٹے ہیں، بہت زیادہ عبادت کرنے والے سخی (یعنی غریبوں پر مال خرچ کرنے والے) تھے، غصے پر قابو (control) پالیتے تھے جس کی وجہ سے آپ کو کاظم (یعنی غصہ پی جانے والا) لقب (title) ملا۔ 183 ہجری میں 55 سال کی عمر میں انتقال فرمایا (تاریخ بغداد، ۱/۱۳۳-۱۳۷مقطعا)

(1) وسیلے کی تفصیل، دین کی ضروری باتیں part 2 کے topic number:96 میں دیکھیں۔

آل رسول رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ كِي شَان:

امام شافعی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ كچھ اس طرح فرماتے ہیں: تجربہ (experience) ہے كہ آل رسول (یعنی سید) حضرت موسیٰ كاظم رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ كی قبر شریف پر دعا قبول ہوتی ہے۔ (اشعة اللعات، ۱/۶۲، لخصاً) آپ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ ساری رات عبادت میں اور دن روزے میں گزارتے تھے، كوئی آپ پر زیادتی (ظلم وغیرہ) كرتا تو آپ اسے معاف فرمادیتے، عراق والوں میں مشهور تھا كہ اللہ پاك سے دعا كركے اپنے مسائل حل كروانے كے لیے آپ كا مزار شریف ایک دروازے كی طرح ہیں۔ (نور الابصار، ص ۱۶۳، لخصاً)

حكايت (09): ”غريب كا مذاق مت اڑاؤ“

كچھ لوگ قبيلہ (tribe) بنو ہاشم كے نوجوان سید صاحب، سلسلہ قادریہ كے بزرگ، حضرت امام علی رضا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ كے پاس بیٹھے تھے، وہاں قریب سے جعفر بن عمر گزرے جو كہ غریبی كی حالت (poverty) میں تھے۔ ان لوگوں نے ایک دوسرے كی طرف مذاق والے انداز میں ديكھا تو امام علی رضا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: تم لوگ جلد ہی ان كو اچھی حالت (condition) میں، بہت مالدار اور كافی ملازموں كے ساتھ ديكھو گے۔ وہ لوگ کہتے ہیں كہ ابھی ایک مہینا بھی نہیں گزرا تھا كہ ان كو مدینہ پاك كا حاكم (ruler) بنا دیا گیا، ان كی حالت اچھی ہو گئی، پھر وہ ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم ان كے احترام (respect) میں كھڑے ہو جاتے اور ان كے لئے دعائیں كرتے، ان كے آگے پیچھے بہت سے خادم (servent) ہوتے تھے۔ (نور الابصار، ص ۱۷۶)

اس حكايت سے یہ درس (lesson) ملتا ہے كہ كسی كی غریبی والی حالت (condition) ديكھ كر اس كا مذاق نہیں اڑانا چاہیے نہ اسے چھوٹا سمجھنا چاہیے كیا معلوم اللہ پاك اُس كو بہت بڑا مقام دے دے۔ یہ بھی معلوم ہوا كہ اللہ كے دلیوں كو اللہ پاك كے بتانے سے آنے والے حالات وغیرہ كی خبر ہوتی ہے۔

تعارف (Introduction):

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ كَانَامِ عَلِيٍّ، كُنْيَتُهُ (kunya) أَبُو الْحَسَنِ اور لقب (title) رَضَا هِيَ، امام عَلِيٍّ رَضَا كَانَامِ عَلِيٍّ مِنْ سَمَاءٍ مَشْهُورَةٍ هِيَ، حَضْرَتِ إِمَامِ مُوسَى كَاطِمِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ كَانَامِ عَلِيٍّ، آلِ رَسُولِ (يَعْنِي سَيِّدِ) اور سلسلہ قادریہ کے بزرگ ہیں، 148 سن ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور 203 سن ہجری میں 55 سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ (نور الابصار، ص: ۱۶۸-۷۷ المتقطا) سید علی رَضَا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ كَانَامِ عَلِيٍّ، زیادہ عبادت کرتے، بہت روزے رکھتے اور ہر مہینے میں تین (3) روزے تو کبھی بھی نہ چھوڑتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: ہر مہینے تین (3) روزے رکھنا زندگی بھر روزے رکھنے کی طرح ہے۔ آپ نیک کاموں کا حکم دیتے بہت زیادہ صدقہ و خیرات کرتے اور زیادہ تر رات میں صدقہ کیا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ كَانَامِ عَلِيٍّ، لوگ بیان کرتے ہیں۔ (نور الابصار، ص: ۷۰ المتقطا)

آلِ رَسُولِ كِي شَانِ:

فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اہل بیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائے گا، قسم اس کی جس کے ہاتھ (یعنی قدرت میں، اختیار میں، قابو میں) میں میری جان ہے! کسی بندے کو اس کا عمل فائدہ نہ دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔

(معجم اوسط، ج ۱، ص ۶۰۶، حدیث: ۲۳۳۰ المتقطا)

حکایت (10): ”سپاہی بھاگ نہ سکے“

حضرت شیخ عبد الرزاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بَيَانِ كَرْتِي هِيَ كِهْ إِيكْ مَرْتَبِي فِي إِيْنِي وَآلِدِ صَاحِبِ كِي سَاْتَهْ جَمْعِي كِي نَمَازِ كِي لِيْئِي بَاہِرْ نَكَلَا، رَاَسْتِي فِي دِيكْهَا كِهْ خَلِيْفِي (caliph) كِي سِپَاہِي (soldiers) جَانُورِيں پَر شَرَابِ رَكْهْ كَر لِيْئِي جَارِي هِيَ، وَآلِدِ صَاحِبِ شَيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نِي سِپَاہِيوں كُو آوَاذِي كِي رُكْ جَاؤْ مَكْرُوہِ ڈَر كِي مَارِي

(2) كرامت كِي تَفْصِيلِ، دِيْنِ كِي ضَرْوَرِي بَاتِيں 2 part كِي 93: topic number فِي دِيكْھِيں۔

نہ رُکے اور چلتے رہے۔ والد صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے جانوروں سے فرمایا: خدا کے حکم سے رک جاؤ۔ جانور فوراً رک گئے، سپاہیوں نے بہت کوشش کی مگر جانور آگے نہیں چلے، سپاہیوں کو فوراً آنت کا درد (appendix) ہو گیا، جس کی وجہ سے وہ تڑپنے لگے اور عرض کرنے لگے کہ معاف فرمادیجئے آئندہ (next time) ایسا نہیں کریں گے۔ اب والد صاحب نے دعا کی تو ان کا مرض ٹھیک ہو گیا اور جانوروں پر جو شراب تھی وہ سر کے (vinegar) میں بدل گئی۔ جب یہ خبر خلیفہ (caliph) کو پہنچی تو اس نے ہمیشہ کے لیے شراب سے توبہ کر لی۔ (تاریخ مشائخ قادریہ، ص: ۱۸۲)

اس حکایت سے ہمیں پہلی بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ کہ جب اللہ والے کسی کام کا فرمائیں تو وہ کر لینا چاہیے ورنہ نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ **دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ اللہ کے ولی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا حکم جانور بھی مانتے ہیں۔** اللہ پاک کے ولی کی دعا میں برکت ہوتی ہے، جیسا کہ سپاہیوں (soldiers) کا درد غوث پاک سید عبدالقادر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی دعا سے ختم ہو گیا، آپ کی نظر سے شراب سر کے (vinegar) میں بدل گئی اور اس کرامت کی برکت سے بادشاہ نے شراب پینے سے ہمیشہ کے لیے توبہ کر لی۔ یاد رہے کہ شراب پینا حرام، بہت بڑا گناہ اور آدمی کی دنیا اور آخرت خراب کرنے والا کام ہے۔

تعارُف (Introduction):

ابھی آپ نے جو کرامت پڑھی یہ سلسلہ قادریہ کے بزرگ، سید صاحب، حضرت سید عبدالرزاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے والد حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی ہے۔ شیخ عبدالرزاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اپنے والد سے تعلیم و تربیت حاصل کی، حافظ قرآن اور حافظ حدیث تھے، عراق کے مفتی بھی تھے۔ عاجزی اور عبادت میں بہت مشہور تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی ولادت 528 سن ہجری اور انتقال 623 سن ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار شریف بغداد میں ہے۔ (تاریخ الحفاظ للذہبی، ۴/۲۰۳ ملقطا)

آلِ رسول کی شان:

فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جو شخص چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں وہ اپنی کوئی خدمت (service)

پیش کرے جس کی وجہ سے قیامت کے دن میں اس کی شفاعت (یعنی اللہ پاک سے سفارش) کروں تو اسے میرے اہل بیت (یعنی گھر والوں اور اولاد وغیرہ) کی خدمت اور انہیں خوش کرنا چاہیے۔

(برکات آل رسول (مترجم) ص: ۲۳۵)

حکایت (11): ”سفید دھبے والا مریض“

ایک مرتبہ ایک مریض جس کے جسم پر سفید دھبے (white spots) تھے، اعلیٰ حضرت کے داد پیر صاحب (یعنی پیر صاحب کے بھی پیر صاحب)، سلسلہ قادریہ کے بزرگ، آل رسول، سید اچھے میاں رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے ملاقات کرنے کے لیے حاضر ہوا۔ اُس وقت کئی لوگ ملاقات کرتے رہے، مگر یہ صاحب دور کھڑے رہے کہ مجھے بیماری ہے، میں حضرت کے قریب کیسے جاؤں۔ پیر صاحب نے فرمایا: بھائی! آگے آؤ۔ وہ آگے بڑھے اور عرض کی: حضور میں آپ سے کس طرح ملاقات کر سکتا ہوں۔ پیر صاحب نے فرمایا: آگے تو آؤ۔ وہ پاس جا کر بیٹھ گئے۔ پیر صاحب نے ان کے سفید داغ پر انگلی رکھی اور فرمایا: یہاں تو کچھ نہیں ہے۔ جب اُس نے اپنے جسم (body) کو دیکھا تو وہ سفید دھبہ (white spot) ختم ہو گیا تھا۔ اس طرح پیر صاحب نے ہر دھبے کو ختم کر دیا، اُن کا جسم بالکل صحیح ہو گیا اور بیماری ختم ہو گئی۔ (احوال و آثار شاہ آل احمد اچھے میاں، ص: ۲۵۳)

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ والوں کے پاس جانے کی بہت برکتیں ہیں، ان کی محفل میں آنے والا فائدے میں رہتا ہے، ان کی دعا سے جہاں بندہ نیکی کے راستے پر آجاتا ہے وہاں اس کی جسمانی بیماریاں بھی دور ہو سکتی ہیں۔

تعارف (Introduction):

آپ کا نام آل احمد، لقب (title) شمس الدین اور کُنیت (kunya) ابو الفضل ہے، سید اچھے میاں کے نام سے مشہور ہیں۔ 28 رمضان المبارک 1160 سن ہجری کو ہند میں پیدا ہوئے، آپ سلسلہ قادریہ کے

بزرگ، اعلیٰ حضرت کے پیر صاحب سید شاہ آل رسول رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے بھی پیر صاحب اور آل رسول یعنی سید ہیں اور آپ کے والد صاحب کا نام شاہ حمزہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ہے، آپ نے اپنے والد صاحب سے بھی علم دین حاصل کیا۔ (احوال و آثار شاہ آل احمد اچھے میاں، ص: ۲۶)

سلسلہ قادریہ کی شان:

غوث پاک شیخ عبد القادر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: مجھے اپنے پالنے والے (یعنی اللہ پاک) کی عزت کی قسم! میں اُس وقت تک اپنے رب کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مرید کو جنت میں داخل نہ کروالوں۔ (تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر ص ۴۳) اللہ پاک ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچتے ہوئے غوث پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے محبت کرنے والوں میں رکھے۔ آمین

حکایت (12): ”چار پرچے“

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پیر و مرشد، سلسلہ قادریہ کے بزرگ، حضرت سید شاہ آل رسول رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد چار (4) مریدین آپ کے آستانے پر (یعنی جہاں آپ ہوا کرتے تھے وہاں) حاضر ہوئے، سجادہ نشین (یعنی آپ کے بعد وہاں پر جو پیر صاحب بنے، حضرت) میر صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے عرض کی کہ پیر صاحب سید شاہ آل رسول رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے ہاتھ کا لکھا ہوا کچھ تبرک (holy relic) ہمیں دیں، حضرت نے فرمایا: جو کچھ تھا وہ تقسیم (distribute) کر دیا اب تو کچھ بھی نہیں بچا یہ صندوقچہ (چھوٹا سا بکس) ہے اس میں دیکھ لیں کچھ ملتا ہے تو آپ کی قسمت۔ اُن میں سے ایک مرید نے کھول کر تلاش کیا تو اس میں سے چار (4) پرچے نکلے، جب میر صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو دکھائے تو انہوں نے قسم کھا کر فرمایا: میں نے بار بار اسے کھولا مگر اسے خالی پایا یہ آپ حضرات کو مرشد کا خاص تحفہ (special gift) ہے، مبارک ہو۔ اس مرید نے اپنے تینوں دوستوں کو ایک ایک پرچہ دے دیا، جب ہر ایک نے کھولا تو اس پرچے کے اندر ہر ایک کے لیے مختصر (short) دعائیں لکھی ہوئی تھیں۔ (تذکرہ نوری، ص ۱۱۰ الخضر)

اس سچے واقعے سے پتا چلا کہ بزرگوں کی کوئی چیز خصوصاً (specially) کوئی ذاتی تحریر مل جائے تو برکت کے لیے اپنے پاس رکھ لینا چاہیے اور یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ اللہ والے اس دنیا سے جانے کے بعد بھی اپنے مریدوں کا خیال رکھتے ہیں جبھی تو ہر شخص کے ہاتھ میں جو پرچہ آیا اس پر اس کے لیے دعا لکھی ہوئی تھی، لہذا ہمیں بھی اللہ والوں کا بہت ادب (respect) کرنا چاہیے۔

تعارف (Introduction):

حضرت سید شاہ آل رسول رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بہت بڑے عالم، ولی کامل، اعلیٰ حضرت کے پیر و مرشد، سید صاحب اور سلسلہ قادریہ کے بزرگ تھے، آپ کی ولادت (birth) رجب کے مہینے میں 1209 سن ہجری ہند میں ہوئی، آپ کے والد حضرت شاہ آل برکات رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ہیں، آپ نے ابتدائی تعلیم (early education) اپنے والد صاحب سے حاصل کی، آپ کے چچا حضرت آل احمد اچھے میاں رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے آپ کو خلافت (یعنی مرید بنانے کی) اجازت بھی دی۔ انتقال کے وقت، آپ نے وصیت (will) کی تھی کہ ”اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو“۔ 18 ذوالحجہ 1296 سن ہجری کو آپ کا انتقال ہوا۔ (تذکرہ نوری، ص ۵۰۵ المتقطاً)

سلسلہ قادریہ کی شان:

شیخ ابو سعود عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کہتے ہیں کہ: ہمارے شیخ سید عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اپنے مریدوں کے لیے قیامت تک اس بات کے ضامن (guarantor) ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔ (بہیہ الاسرار، ص ۱۹۱)